بجٹ تقریر 2019-2020ء

پارٹ II

جناب اسپیکر!

اب میں اپنی تقریر کا دوسرا حصہ پیش کرنا چاہتا ہوں جو ٹیکس تجاویز پر مشتمل ہے۔

اس سال پاکستان نے سابقہ حکومتوں کی طرف سے متعارف کروائی گئی ناقص ٹیکس پالیسیوں کے بدترین اثرات کا سامنا کیا، ان پالیسیوں کو پاکستانی عوام کی تائید حاصل نہ تھی۔ پچھلی حکومت نے اضافی ٹیکس ریلیف فراہم کیا جس سے ٹیکس بیس میں 9 فیصد کمی واقع ہوئی۔ پچھلے پانچ سال کے دوران حکومت نے ٹیکس محصولات میں اضافے کے لیے صرف ٹیکس ریٹ میں اچانک تبدیلیوں کی اپروچ کا سہارا لیا اور زیادہ مستعد، مساویانہ اور مضبوط ٹیکس نظام کے قیام میںTax Base میں اضافے کی اہمیت کو تسلیم نہیں کیا گیا اور اس کے تباہ کن نتائج برآمد ہوئے ۔

نتیجتاً جناب سپیکر! اس وقت 22 کروڑ کی آبادی میں صرف 19 لاکھ انکم ٹیکس گوشوارے جمع کرواتے ہیں اور ان میں بھی ٹیکس جمع کروانے والوں کی تعداد 13 لاکھ ہے۔ اسی طرح یہ بات بھی تشویشناک ہے کہ سیلز ٹیکس فائلرز کی تعداد صرف ایک لاکھ 41 ہزار ہے، ان میں سے صرف 43 ہزار اپنے گوشواروں کے ساتھ ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ پاکستان میں جی ڈی پی کے لحاظ سے ٹیکس کی سرح 11.6 فیصد ہے، جو نہ صرف خطے بلکہ دنیا میں کم ترین سرحوں میں سے ایک ہے جبکہ موجودہ اخراجات کے لحاظ سے ضروری ہے کہ ٹیکس کی سرح جی ڈی پی کا 20 فیصد ہو۔

اسی تناظر میں موجودہ حکومت نے ٹیکس اصلاحات کا ایسا ایجنڈا ترتیب دیا ہے جس کے ذریعے سخت فیصلے کیے جائیں گے، جو نہ صرف macroeconomic stability بلکہ آنے والی نسلوں کی خاطر قومی یکجہتی کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہیں۔

جناب سپیکر!

میں آغاز میں، اس معزز ایوان کو مالی سال 2019-2020ء کے مجوزہ ٹیکس اقدامات کے بنیادی اصولوں کے بارے میں مختصر طور پر بریف کرنا چاہوں گا، یہ اقدامات حکومت کے(درمیانی مدت) medium term پالیسی فریم ورک کا حصہ ہیں۔ اس فریم ورک کی بنیادی توجہ اس بات پر مرکوز ہے کہ(درمیانی مدت) medium term کے دوران جمع ہونے والے محصولات اور حقیقی پوٹینشل میں فرق کو کم کیا جائے۔ مالی سال 2018-2019 ء میں حکومت نے tax expenditure کی حد 972.4 بلین (972 ارب40 کروڑ) روپے کی ٹیکس سہولیات دیں۔ یہ اخراجات ان بے شمار ٹیکس استثنیات (exemptions)اور رعایتوں کا نتیجہ ہیں جو معیشت کے

مختلف شعبوں کو مہیا کی جا رہی ہیں۔ جہاں ان استثنیات (exemptions)اور رعایتوں کے نتیجے میں ایک طرف تو ترغیب ملتی ہے ، تو دوسری طرف ان کےنتیجے میں distortion بڑھ جاتی ہے اور ٹیکس محصولات کا ایک بڑا حجم ضائع ہو جاتا ہے۔ ان استثنیات(exemptions) اور رعایتوں میں کمی سے نہ صرف محصولات میں اضافہ ہو گا بلکہ ٹیکس نیٹ میں بھی اضافہ ہو گا۔ ٹیکس کے خلاء کو کم کرنے کی کوششیں دو حصوں پر مشتمل ہیں: (1) استثنیات(exemptions) اور رعایتوں میں مرحلہ وار کمی، (2) ویلیو ایڈڈ ٹیکس کی سرح کو مرحلہ وار مساویانہ بنانا اورspecial procedure پر نظرثانی کرنا۔ ہماری توجہ موثر اور خوف سے پاک ٹیکسcompliance کو یقینی بنانا ہے۔ ٹیکس گزار اور ٹیکس کلکٹر کے ملیں انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ذریعے رابطہ کاری کو متعارف کروایا جائے گا تاکہ دونوں میں بالمشافہ رابطے کی جگہوں کو virtual ذرائع اختیار کر کے کم سے کم کیا جائے۔ اس سے ٹیکس گزار اور ٹیکس کے محکمے کے مابیں اعتماد کا فقدان کم ہو گا اور ٹیکس compliance کی لاگت بھی کم ہو گی۔ ٹیکس کے نظام میں جمود توڑنے کے لیے فرضی ٹیکسیشن (Taxation) کی بجائے حقیقی آمدن پر ٹیکسیشن اور غیر ضروری ود ہولڈنگ ٹیکسز کے خاتمے جیسے اقدامات تجویز کیے جا رہے ہیں، اس کا فطری نتیجہ" کاروبار کرنے میں آسانی کے انڈیکس" میں پاکستان کی رینکنگ بہتر ہونے کی صورت میں انشاء اللہ نکلے گا۔ آنے والے سالوں میں ٹیکس بیس میں اضافے کے لیے معیشت کو دستاویزی شکل دینا سب سے اہم ہو گا جس کے لیے حکومتی اداروں کے پاس موجود ڈیٹا اور جمع کروائے گئے گوشواروں میں موجود ڈیٹا کا تفصیلی تجزیہ کیا جائے گا۔

حکومت نے ایسیٹ ڈکلیریشن آرڈیننس، 2019ء کے نفاذ کے ذریعے اصلاحات کا پیکیج متعارف کروا دیا ہے، تاکہ غیر دستاویزی معیشت کو ٹیکس نظام میں شامل کیا جائے اور ٹیکس تعمیل(compliance) کی حوصلہ افزائی سے معاسی بحالی و نمو (economic revival and growth)کے مقاصد پورے ہوں۔

جناب سپیکر!

اب میں اس ایوان کے سامنے ریلیف اور ٹیکس کے اقدامات پیش کرنا چاہتا ہوں جو اس بجٹ میں تجویز کیے گئے ہیں، ان کا آغاز کسٹم ڈیوٹی سے کروں گا۔

حصہ-II

فنانس بل

جناب اسپیکر!

1 اب میں ٹیکس اقدامات پیش کرنا چاہتا ہوں۔

کسٹمز(Customs)

2۔ ماضی میں ملکی ٹیکسوں سے ملنے والے کم ریونیو کی وجہ سے کسٹم ٹیرف کو imports سے ریونیو حاصل کرنے کے لیے بے دردی کے ساتھ استعمال کیا گیا تھا۔ فی الوقت پاکستان میں اوسطاکسٹمز ٹیرف اور imports کے مرحلے کے حوالے سے ریونیو بہت زیادہ ہیں۔ جبکہ imports سے حاصل ہونے والے ریونیو میں تیزی سے اضافہ ہوا، import شدہ خام مال اور وسطی سامان کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوا جس کےنتیجے میں ملکی اور برآمدی دونوں صنعتوں کی مسابقت پرمنفی اثرات مرتب ہوئے۔ حکومت کو یہ مکمل یقین ہے کہ exports اورملکی مینوفیکچرنگ کو فروغ دینے کے لیے کسٹمز ٹیرف کا استدلال ایک بنیادی ضرورت ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لیے 1600 سے زائد ٹیرف لائنز پر ڈیوٹی، خام مال اور وسطی اداروں کے ضمن میں ، اس بجٹ میں مستثنی کی جا رہی ہے۔ اس اقدام سے تقریبا20بلین روپے کے ریونیو کا نقصان ہوگا لیکن صنعتی ترقی کے بدلے میں بہت زیادہ فوائد کی توقع ہے۔ حکومت کسٹمز ٹیرف کے اصلاحاتی منصوبے کو حتمی شکل دے رہی ہے جسے مرحلہ وار لاگو کیا جائے گا۔

3۔ ٹیکسٹائل کا شعبہ اہم ہے اور حکومت کی پالیسی ہے کہ اس شعبے کو ٹیکسٹائل مشینری کے پارٹس اور آلات کی پر ڈیوٹی سے exemption دے کر معاونت فراہم کی جائے۔ اسی طرح لچکدار دھاگے اور غیر بنے کپڑے پر ڈیوٹی بھی کم کی جائےگی۔

4۔ ملک کے تعلیمی شعبے میں کاغذ کا استعمال انتہائی اہم ہے کیونکہ اس کی قیمت سے تعلیم کی مجموعی لاگت پر اثر پڑتا ہے۔ کاغذ کی پیداوار کے لیے استعمال ہونے والے بنیادی خام مال جیسے برادہ اور کاغذ کے سکریپ کو کسٹم ڈیوٹی سے exemption دینے کی تجویز ہے اور مختلف اقسام کے کاغذ پر ڈیوٹی 20 فیصد سے 16 فیصد تک کم کی جا رہی۔ اس

سے ملک میں کاغذ اور کتابوں کی قیمتوں میں کمی آئے گی اور پرنٹنگ کی صنعت کی حوصلہ افزائی ہو گی۔ قرآن کی اشاعت کے لیے خصوصی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

5- غیر روایتی exports میں اضافے کے لیے لکڑی کے فرنیچر اور ریزر کی پیداوار میں استعمال ہونے والے کچھ اشیاء پر ڈیوٹی کم کی جا سکتی ہے، مقامی جنگلات کو بچانے اور فرنیچر کے پیداکنندگان کی حوصلہ افزائی کے لیے لکڑی پر ڈیوٹی 3 فیصد سے کم کر کے 0 فیصد اور لکڑی کے مصنوعی پینلز پر ڈیوٹی 11 فیصد سے کم کر کے 3 فیصد کرنے کی تجویز ہے۔ ریزر کے exporters کے لیے سٹیل کی پٹیوں پر ڈیوٹی 11 فیصد سے کم کر کے 5 فیصد کرنے کی تجویز دی جا رہی ہے۔

6- گھریلو اشیاء کی صنعت، پرنٹنگ پلیٹ کی صنعت، سولر پینلز کے اسمبلرز اور کیمیکل انڈسٹری کے مداخل کی لاگت کو کم کرنے کے لیے ان کے مداخل پر ڈیوٹیز۔ جیسا کہ گھریلو اشیاء کے پارٹس/اجزاء، ایلومینیم کی پلیٹوں، دھاتی سطح والی اشیاء اور ایسیٹک ایسیڈ(Ascetic acid) پر ڈیوٹی کم کرنے کی تجویز ہے۔ بڑے پیمانے کی صنعتوں میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی غرض سے تیل صاف کرنے والے ہائیڈرو کریکر پلانٹس کی تنصیب کے لیے استعمال ہونے والے پلانٹ اور مشینری پر ڈیوٹی سے exemption دینے کی تجویز ہے۔

7- زرمبادلہ کے ذخائر کو بچانے کے لیے prohibitive regulatory duties کے استعمال سے imports تو کم ہوئیں لیکن ان میں کچھ اشیاء ٹرانزٹ ٹریڈ میں چلی گئیں اور پھر انہیں واپس سمگل کیا گیا۔ تجویز ہے کہ ٹائر، وارنش اور خوراک کی صنعت میں خوراک کی تیاری کے حوالے سے ڈیوٹی کے ڈھانچے کو منطقی بنایا جائے تاکہ ان اشیاء کو سمگلنگ میں منتقل ہونے سے بچایا جائے اور ضائع ہونے والے محصولات کو حاصل کیا جائے۔

8- بڑھتی ہوئی cost of living کے باعث عام آدمی کا گزارہ بہت مشکل ہو گیا ہے۔ عام آدمی کے لیے دوائیوں کی قیمتوں میں کمی کی غرض سے ، دوائیوں کی پیداوار میں استعمال ہونے والے خام مال کی 19 بنیادی اشیاء کو 3 فیصد import duty سے exemption دینے کی تجویز ہے۔

9- exports کی حوصلہ افزائی کے لیے برآمدی سہولیات کی مختلف سکیموں کو سادہ اور خودکار بنایا جا رہا ہے تاکہ انسانی عمل دخل کم سے کم ہو اور تیز۔ رفتار عمل شفاف طریقے سے انجام پائے۔ یہاں یہ تذکرہ کرنا انتہائی اہم ہے کہ رواں مالی سال کے پہلے 11 ماہ کے دورانraw materials کی import پر exports کو سہولیات فراہم کرنے کی مختلف

سکیموں کے تحت برآمد کنندگان کو ڈیوٹی کی مد میں 124 ارب روپے کی رعایتیں دی گئیں۔ exporters کے وقت کی بچت کے لیے تجویز ہے کہ ان کی طرف سے فراہم کی جانے والی اشیاء اور پیداوار کی سرحوں کو حتمی تصدیق کی سرط کے ساتھ عارضی طور پر قبول کیا جائے، اور ان کے import آرڈرز کی تکمیل میں تاخیر نہ کی جائے۔

10- منی لانڈرنگ ایک لعنت اور بری شہرت کا باعث ہے نیز اس سے معاشی نقصان ہوتا ہے، تجارتی بنیاد پر منی لانڈرنگ کے خاتمے کے لیے ایک مکمل نیا نظام تجویز کیا جا رہا ہے۔منی لانڈرنگ اور کرنسی کی اسمگلنگ کے خلاف قانونی اقدام کرنے کے لیے ایک نیا علیحدہ ڈائریکٹریٹ آف کراس باڈر کرنسی moovment قائم کرکے **FATF** کے منصوبہ عمل کو پورا کرنے کے لیے پاکستان کے عزم کی عکاسی کی گئی ہے۔ سرحدی علاقوں میں اسمگلنگ کے خلاف اقدام کو مزید مضبوط بنانے کے لیے کراچی، پشاور اور کوئٹہ میں اس کی روک تھام کے لیے علیحدہ سے کلکٹریٹس قائم کیے گئے ہیں۔

11۔ حکومت کو اپنے اخراجات پورا کرنے کے لیے بعض سخت فیصلے کرنے پڑتے ہیں۔ اس حقیقت کا احساس کرتے ہوئے کہ imports کے مرحلے پر ڈیوٹی اور ٹیکس میں کیے جانے والے کسی بھی اضافے کا صارفین پر بوجھ پڑتا ہے،اس لیے ہم نے import مرحلے کے حوالے سے محصولات کے ضمن میں کم از کم اقدامات برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے۔ یہ تجویز کیا جارہا ہے کہ اضافی کسٹمز ڈیوٹی کی سرح موجودہ سرح سے بالترتیب 2فیصد سے 4 فیصد اور 16فیصد اور 20فیصد کے ٹیرف سلیبز پر 7 فیصد اضافہ کیا جائے جو بنیادی طور پر luxury items سمیت پرتعیش اشیاء پر مشتمل ہیں۔ فی الوقت ایل این جی کو کسٹم ڈیوٹی سے مستثنی رکھا گیا ہے۔ چونکہ ایل این جی نے فرنس آئل کی جگہ لے لی ہے جس پر 7 فیصد کسٹم ڈیوٹی عائدہے، اس لیے اب ایل این جی کی import پر 5 فیصد کسٹمز ڈیوٹی عائد کرنے کی تجویز ہے۔

سیلز ٹیکس(Sales Tax)

جناب سپیکر!

حکومت نے غریب طبقے کی بڑی اکثریت کے فائدے کے لیے محصولات اکٹھا کرنے کی غرض سے جنرل سیلز ٹیکس کے ریٹ کو 17 فیصد تک بڑھانے کا آپشن اختیار نہیں کیا۔ ریلیف کے کچھ اقدامات حسب ذیل ہیں:

ریلیف کے اقدامات

اینٹوں کے بھٹوں پر فکسڈ سیلز ٹیکس

اس وقت اینٹوں کے بھٹوں سے 17 فیصد کے ریٹ سے ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے۔ تجویز ہے کہ سیلز ٹیکس کے ریٹ کو 17 فیصد سے کم کر کے capacity اور جگہ کے حساب سے فکس کیا جائے۔ یہ دیہی علاقوں کی صنعت ہے جہاں دستاویزی تقاضے کو پورا کرنا مشکل ہے۔ اس لیے اس اقدام سے کم لاگت پرcompliance کو یقینی بنایا جا سکے گا۔

ریستورانوں اور بیکریز کی طرف سے سپلائی کی جانے والی غذائی اشیاء پر سیلز ٹیکس کی کم کردہ سرح

کھانے اور دیگر اشیاء خوردونوش کی تیاری میں استعمال ہونے والی اشیاء جیسے گوشت، سبزیاں، آٹا وغیرہ کو دستاویزی شکل میں لانا مشکل ہے اوراس کاروبار کے لوگوں میں ٹیکس چوری کا رجحان بڑھتا ہے اس لیے ٹیکس اتھارٹیز کی طرف سے کم سے کم اخراجات کے ساتھ compliance کی حوصلہ افزائی کے لیے، تجویز ہے کہ ریستوران اور بیکری میں فراہم کی جانے والی چیزوں پر سیلز ٹیکس کی سرح کو 17 فیصد سے کم کر کے 7.5 فیصد پر لایا جائے، جس میں سے input ٹیکس کو adjust کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

خشک دودھ(پاؤڈر) پر سیلز ٹیکس کی کم کردہ سرح

اس وقت خشک دودھ کی متعدد اقسام کے لیے سیلز ٹیکس کے ریٹ یکساں نہیں ہیں۔ ایک جیسی مصنوعات پر ٹیکس کی مختلف سرحیں عائد ہیں۔ اس لیے اس فرق کو ختم کرنے کے لیے تجویز ہے کہ دودھ اور کریم، خشک اوربغیر فلیور والے دودھ پر یکساں 10 فیصد ٹیکس عائد کیا جائے۔

PMC اور PVC کی افغانستان export پر پا بندی کا خاتمہ

PMC اور PVC کی افغانستان export پر پابندی کے خاتمے کے لیے تجویز ہے کہ افغانستان اور وسطی ایشیائی ریاستوں کو زیرو ریٹ پر یہ اشیاء export کرنے کی اجازت دی جائے۔ اس اقدام سے متذکرہ بالا اشیاء کی ملک میں مقامی طور پر پیداوار کی حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ exports میں بھی اضافہ ہو گا۔

Extra Tax کے حوالے سے اصلاحات

اس وقت متعدد اشیاء پر معیاری سیلز ٹیکس کے علاوہ 2 فیصد اضافی ٹیکس بھی عائد ہے، جیسا کہ بجلی اور گیس کے آلات، فوم، کنفیکشنری، اسلحہ اور ایمونیشن، لبریکنٹس، بیٹریاں، آٹو پارٹس، ٹائرز/ ٹیوبز وغیرہ۔ ٹیکس کی مکمل پوٹینشل کے ساتھ وصولی کو عملی جامہ پہنانے کے لیے تجویز ہے کہ ان اشیاء(ماسوائے آٹو پارٹس) کو سیلز ٹیکس ایکٹ، 1990ء کے تیسرے شیڈول (ریٹیل پرائس ٹیکسیشن) میں منتقل کر دیا جائے۔ آٹو پورٹس جو کہ درمیانی نوعیت کی حامل ہیں اور صنعتوں میں استعمال ہوتی ہیں، تجویز ہے کہ ان پر عائد اضافی ٹیکس کو واپس لے لیا جائے تاکہ مقامی صنعت کی لاگت پیداوار میں کمی آئے۔

سابقہ قبائلی علاقوں کے لیے exemption

فاٹا اور پاٹا کے انضمام کے بعد supplies کے حوالے سے exemptions میں پانچ سال کی توسیع دی گی تھی تاکہ معاسی سرگرمیاں بڑھیں۔ تجویز ہے کہ صنعتی خام مال اور پلانٹ و مشینری کی import پر بھی ٹیکس exemption کوان علاقوں تک وسعت دی جائے۔ مزید برآں، ان علاقوں میں تمام گھریلو اور کاروباری صارفین اور 31 مئی 2018ء سے پہلے قائم ہونے والی صنعتوں کو بجلی کی فراہمی پر سیلز ٹیکس کے لیے exemption دینے کی تجویز ہے۔ اس exemption کا اطلاق ان علاقوں میں واقع سٹیل ملوں اور گھی ملوں پر نہیں ہو گا۔

موبائل فونز کی import پر 3 فیصد ویلیو ایڈیشن ٹیکس کا خاتمہ

اس وقت کاروباری import پر 3 فیصد ویلیو ایڈیشن ٹیکس عائد ہے جس کی وجہ سے ٹیکس کے بوجھ میں غیر ضروری طور پر اضافہ ہو گیا ہے۔ اس لیے تجویز ہے کہ موبائل فونز کی import پر 3 فیصد ویلیو ایڈیشن ٹیکس ختم کر دیا جائے۔ اس سے موبائل فونز کی import پر عائد ٹیکس میں کمی آئے گی۔

3 فیصد ویلیو ایڈیشن ٹیکس میں اصلاحات- پٹرولیم مصنوعات

اس وقت ویلیو ایڈیشن ٹیکس سے استثنیٰOMCs کی طرف سے import کی جانے والی صرف ان اشیاء پر موجود ہے جن کی قیمتیں ریگولیٹ کی جاتی ہیں۔ تجویز ہے کہ OMCs کی طرف

سے import کی جانے والی تمام پٹرولیم مصنوعات جیسے فرنس آئل پربھی exemption دی جائے۔

قانون میں سادگی اور special procedure کا خاتمہ

کئی سالوں سے سیلز ٹیکس قانون میں کئی سطحوں پر مشتمل ٹیکسیشن اور اس کے تحت قانون سازی کی شمولیت سے یہ ایک پیچیدہ شکل اختیار کر چکا ہے۔ اس کے بغور مطالعے کے بعد سپیشل پروسیجر رولز کو ختم کر کے سیلز ٹیکس ایکٹ کا حصہ بنایا جا رہا ہے۔ اسی طرح سے چند بے حد ضروری SROs کو چھوڑ کر تمام SROs اور STGOs کا خاتمہ کیا جا رہا ہے۔

Revenue Proposals

SRO1125(I)/2011 کے نقائص کا خاتمہ

SRO1125(I)/2011 کے ذریعے پانچ برآمدی شعبوں یعنی ٹیکسٹائل، چمڑے، کارپٹس، کھیلوں کے سامان اور سرجیکل سامان کی پیداوار اور ان کی تیاری میں استعمال ہونے والی اشیاء پر سیلز ٹیکس کو زیرو ریٹڈ کیا گیا تھا۔ اس کا مقصد ریفنڈ کی ادائیگی میں تاخیر کا خاتمہ کرنا تھا۔ تاہم زیرو ریٹنگ کی وجہ سے ملکی پیداوار اور صنعت کا ایک بڑا حصہ ہونے کے باوجود ان اشیاء کی ملکی فروخت میں ٹیکس کی مقدار صرف 6 ارب روپے ہے جو کہ 1200 ارب روپے کی پیداوار کا ایک فیصد بھی نہیں۔ تیار شدہ اشیاء پر کم کردہ سرحوں سے بھی محصولات کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ ان نقائص کو دور کرنے اور محصولات کی مد میں ہونے والے نقصان کو روکنے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات تجویز کیے گئے ہیں:

- SRO 1125 کو منسوخ کر دیا جائے، اس طرح 17 فیصد کی معیاری سرح کو بحال کر دیا جائے
- ٹیکسٹائل اور چمڑے کی تیار شدہ اشیاء اور تیار شدہ کپڑ ے کی مقامی سپلائز پر سیلز ٹیکس کو 17 فیصد تک بڑھا دیا جائے۔ تاہم ایسے پرچون فروش جو رئیل ٹائم میں اکاؤنٹنگ کا انتخاب کریں گے انہیں ریٹ میں رعایت دی جا سکتی ہے جو 15 فیصد تک ہو سکتی ہے۔
- یوٹیلٹیز کی مد میں زیرو ریٹنگ کا خاتمہ، دوسری طرف ان شعبوں میں سیلز ٹیکس کے ریفنڈ کو خودکار بنایا جائے، تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ inputsپر ادا کیا گیا سیلز ٹیکس فوری طور پر ریفنڈ ہو۔ ریفنڈ پیمنٹ آرڈرز (RPOs) کو فوری

طور پر ادائیگی کے لیے سٹیٹ بینک آف پاکستان کو بھیجا جائے گا۔ جہاں اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ برآمدات کی رقم کی وصولی کے ساتھ ہی اس ریفنڈ کو ادا کر دیا جائے۔

- روئی (Ginned cotton) کو اس وقت سیلز ٹیکس سے exemption حاصل ہے، تجویز ہے کہ اس پر 10 فیصد ٹیکس عائد کیا جائے۔

سٹیل کے شعبے کے لیے عمومی قانون کی بحالی

اس وقت سٹیل کے شعبے سے سیلز ٹیکس بجلی کے بلوں پر 13 روپے فی کلو واٹ ہاور کے حساب سے اکٹھا کیا جا رہا ہے۔ billet بنانے کے لیے استعمال ہونے والے سکریپ پر 5600/MT کے حساب سے سیلز ٹیکس وصول کیا جاتا ہے جو adjustable ہے۔ شپ بریکرز کے لیے import کیے جانے والے جہازسیلز ٹیکس کی ادائیگی سے مستثنی ہیں۔ تاہم جہاز توڑ کر حاصل کی جانے والی شپ پلیٹس پر 9300/MT کے حساب سے ٹیکس نافذ ہے۔ مزید برآں قبائلی علاقوں میں قائم سٹیل انڈسٹری سیلز ٹیکس سے exempt ہے اور دیگر علاقوں کے سٹیل یونٹس ان کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں رکھتے۔ ان پیچیدہ قوانین سے چھٹکارا پانے اوراس شعبے سے پوٹینشل ریونیو حاصل کرنے کے لیے ، تجویز ہے کہ:

1. سپیشل پروسیجر کا خاتمہ کیا جائے اور ان اشیاء کو نارمل ٹیکس قانون کے تحت لایا جائے۔
2. Billet ، ingots، rods، شپ پلیٹس اور دیگر ایسی اشیاء پر سیلز ٹیکس کی صورت میں 17 فیصد فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی (FED)عائد کی جائے ۔
3. ان اشیاء پر FED لگانے کی وجہ سے فروخت پر سیلز ٹیکس کا خاتمہ کیا جا رہا ہے۔
4. بجلی کے استعمال کی بنیاد پرپیداوار کے حوالے سے کم سے کم standardsکا بھی تعین کیا جا رہا ہے۔

CNG ڈیلرز کو گیس سپلائی کی فکسڈ ویلیو میں اضافہ

اوگرا کی جانب سے CNG قیمتوں کی ڈی ریگولیشن کے بعد سے ، CNG کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ تاہم اس تناسب سے ٹیکس کی سرحوں کو rationalize نہیں کیا گیا۔ اس لیے تجویز ہے کہ CNG ڈیلرز کے لیے ویلیو ریجنI کے لیے64.80 روپے فی کلوگرام سے بڑھا کر 74.04 روپے فی کلو گرام اور ریجنII کے لیے 57.69 روپے فی کلو گرام سے بڑھا کر 69.57 روپے فی

کلوگرام کر دیا جائے۔ واضح رہے کہ اس اقدام سے سی این جی کی قیمت میں بہت معمولی اضافہ ہو گا کیونکہ سی این جی کی مارکیٹ قیمت اس رقم سے کہیں زیادہ ہے۔

retailers کے قوانین میں تبدیلی

سیلز ٹیکس کی ادائیگی کے لیے retailers کو مختلف سطحوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ سطح 1 کے retailers: 17 فیصد یا ٹرن اوور کا 2 فیصد۔ سطح II بجلی کے ذریعے ٹیکس کا نفاذ۔ تجویز ہے کہ ٹرن اوور ٹیکس کا خاتمہ کر دیا جائے۔ سطح I کے retailers کو FBR کے آن لائن سسٹم سے منسلک کر دیا جائے گا۔ نظام سے منسلک دکانوں سے اشیاء کی خریداری اور انوائسز طلب کرنے پر 5 فیصدتک سیلز ٹیکس کی واپسی کی صورت میں فائدہ دیا جائے گا۔ ایسی دکان جس کا سائز 1000 مربع فٹ یا اس سے زائد ہو گا اسے بھی سطح I کے retailers میں شامل کیا جائے گا۔

چینی پر ٹیکس کی سرح میں اضافہ

اس وقت چینی پر 8 فیصد سیلز ٹیکس عائد ہے۔ اس شعبے میں وسیع معاسی مواقع موجود ہیں لیکن یہاں سے جمع ہونے والا ٹیکس صرف 18 ارب روپے ہے جو کہ اس کے حقیقی پوٹینشل سے بہت کم ہے۔ ٹیکس میں خلاء کو کم کرنے اور اس کے ریٹ کو دیگر اشیاء سے ہم آہنگ کرنے کے لیے، تجویز ہے کہ چینی پر سیلز ٹیکس کو بڑھا کر 17 فیصد کر دیا جائے۔ تاہم ریٹ میں اس اضافے کے اثر سے صارفین کو جزوی طور پر بچانے کے لیے ، یہ تجویز ہے کہ چینی کو ان اشیاء میں سے نکال دیا جائے جن کی غیر رجسٹرڈ افراد کو فروخت سے اضافی 3 فیصد ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس اقدام کے نتیجے میں امید ہے چینی کی قیمت میں صرف 3.65 روپے فی کلوگرام اضافہ ہو گا۔

چھٹے شیڈول کے تحت exemptions پر نظرثانی

چکن ، مٹن، بیف اور مچھلی کے گوشت سے semiprocessed اور cooked اشیاء کی کھپت میں کافی اضافہ دیکھا گیا ہے۔ یہ اشیاء عمومی طور پر خوشحال افراد کے استعمال میں آتی ہیں، تجویز ہے کہ ان اشیاء پر 17 فیصد سیلز ٹیکس لاگو کیا جائے۔

کاٹیج انڈسٹری کی exemption

کاٹیج انڈسٹری کی exemption کا بڑے پیمانے پر غلط استعمال ہو رہا ہے ،تجویز ہے کہ مندرجہ ذیل کو شامل کرنے کے لیے اس کی دوبارہ سے تسریح کی جائے: یکم جولائی 2019ء سے کاٹیج انڈسٹری سے مراد وہ صنعت ہوگی جو

- رہائسی علاقوں میں قائم ہو
- جہاں زیادہ سے زیادہ مزدور کام کر رہے ہوں، اور
- سالانہ ٹرن اوور 20 لاکھ روپے سے زائد نہ ہو

سونے، چاندی، ہیرے اور زیورات کی سیلز ٹیکس ایکٹ، 1990ء کے آٹھویں شیڈول میں شمولیت

بہترین عالمی پریکٹس کو بنیاد بنائے ہوئے اور ٹیکس نیٹ میں توسیع کے لیے، تجویز ہے کہ سونے، چاندی، ہیرے اور زیورات کی local sale پر قیمتی دھات اور زیورات کی بنوائی پر کم سرح سے سیلز ٹیکس نافذ کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ jewelers سیلز ٹیکس میں شامل ہو سکیں۔

سنگ مرر کی صنعت کے لیے سپیشل پروسیجر

ٹیکس کی موجود سرح 1.25 روپے فی یونٹ ہے۔ تجویز ہے کہ اس شعبے میں بھی فروخت پر 17 فیصد کی سرح نافذ کی جائے۔

ICT قانون میں شامل ہونے والی دفعات

تجویز ہے کہ ایسی خدمات جو صوبائی قوانین میں قابل ادائیگی ٹیکس ہیں اور وہ ICT قانون میں موجود نہیں ، انہیں ان کے مطابق ICT قانون میں شامل کیا جائے۔ ایسی خدمات جن پر پہلے ہی فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی نافذ ہے انہیں ICT قانون میں شامل نہیں کیا جائے گا تاکہ دوہرے ٹیکس سے بچا جا سکے۔

کاروبار کرنے میں آسانی کے لیے اقدامات

سیلز ٹیکس ایکٹ، 1990ء کی دفعہ 58- ڈائریکٹرز وغیرہ کو ادا شدہ واجبات کی وصولی کا اختیار

اس اقدام سے ڈائریکٹر یا شیئر ہولڈر کو اختیار دیا جا رہا ہے کہ وہ کمپنی کے لیے ادا شدہ ٹیکس کمپنی سے وصول کر سکے ۔

سیلز ٹیکس کی رجسٹریشن کو سادہ بنانا- کاروبار کرنے میں آسانی

سیلز ٹیکس رجسٹریشن کے پروسیجر کو سادہ بنایا جا رہا ہے تاکہ ٹیکس کلکٹرز اور ٹیکس گزاروں کے مابین رابطہ کم سے کم ہو اور نادرا کے ای سہولت مرکز کے ذریعے سے سیلز ٹیکس رجسٹریشن ممکن بنائی جا سکے۔

وفاقی حکومت کے قانون سازی کے بوجھ میں کمی

کابینہ ڈویژن کی ہدایات پر اہم اختیارات وفاقی حکومت کے پاس رہیں گے۔ ایسی تجاویز تیار کی گئی ہیں کہ پروسیجر کے معاملات کے حوالے سے، الفاظ" وفاقی حکومت" کو"بورڈ" یا " انچارج وزیر کی منظوری سے بورڈ" سے بدل دیا جائے۔

ڈی رجسٹریشن اور بلیک لسٹنگ

ٹیکس گزاروں کی سہولت کے لیے ڈی رجسٹریشن کے حوالے سے قواعد میں ترمیم کی جا رہی ہے۔ اب ڈی رجسٹریشن کے پروسیس کے دوران گوشوارے فائل کرنا لازمی نہیں ہو گا۔ انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے تجویز ہے کہ ڈی رجسٹریشن کے order پر اپیل کی اجازت دی جائے۔

فیڈرل ایکسائزڈیوٹی (Federal Excise Duty)

محصولات کے اقدامات

جناب سپیکر!

فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کے حوالے سے مندرجہ ذیل اقدامات تجویز کیے گئے ہیں:

Fizzy drinks پر FED میں اضافہ

مختلف اشیاء پر ٹیکس کے ریٹس میں ہم آہنگی کے لیے اور چینی والے مشروبات کی consumption کم کرنے کے لیے کولڈ ڈرنکس پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹید بڑھانے کی تجویز ہے۔

گھی / کوکنگ آئل پر FED میں اضافے کے لیے نارمل طریقہ کار کی بحالی

بناسپتی گھی اور کوکنگ آئل پر صرف فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی لاگو ہے۔ producers کو ویلیو ایڈیشن پرایک روپیہ فی کلوگرام کے حساب سے اور درآمد شدہ خوردنی آئل سیڈز کی ویلیو ایڈیشن پر 40 روپے فی کلوگرام کے حساب سے ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔ ٹیکسز کی collection حقیقی پوٹینشل کے مقابلے میں انتہائی کم ہے: اس امر کے باوجود کہ خوردنی تیل کی 27فیصد پیداوار مقامی ہے۔ مقامی پیداوار پر صرف آدھا ارب ٹیکس وصول ہوا ہے جیسا کہ imports پر اس ٹیکس کی مقدار 42 ارب روپے ہے۔

تجویز ہے کہ خوردنی تیل / گھی / کوکنگ /آئل پر FED بڑھا کر 17 فیصد کر دی جائے اور ویلیو ایڈیشن ٹیکس کے بدلے میں 1روپیہ فی کلوگرام ٹیکس کو ختم کر دیا جائے نیز خوردنی بیجوں پر رعایتی ریٹس کو بھی ختم کر دیا جائے۔ ایسا گھی/ کوکنگ آئل جو ریٹیل پیکنگ میں کسی برانڈ نام سے فروخت ہوتا ہے تجویز ہے کہ اس پر ریٹیل پرائس کے 17 فیصد کے برابر سیلز ٹیکس عائد کیا جائے۔ یہ بھی تجویز ہے کہ سیلز ٹیکس موڈ میں نارمل FED قانون کو بحال کیا جائے، جس کے تحت انڈسٹری حقیقی ویلیو ایڈیشن پر FED ادا کرتی ہے۔

نان ایریٹڈ(Non- aerated) / فلیورڈ جوسز، سیرپ اور سکوائسز پر FED کا اطلاق

صحت کو پہنچنے والے نقصانات کو مدنظر رکھتے ہوئے ریٹیل پرائس کے 5 فیصد کے برابر FED متعارف کروانے کی تجویز ہے۔

سیمنٹ پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں اضافہ

سیمنٹ پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی 1.5 روپے فی کلوگرام کے حساب سے نافذ العمل ہے۔ تجویز ہے کہ سیمنٹ پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی بڑھا کر 2 روپے فی کلوگرام کر دی جائے۔

LNG پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی

LNG کی import پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی 17.18 روپے فی 100 مکعب فٹ کو بڑھا کر مقامی گیس کے برابر 10 روپے فی MMBTU کرنے کی تجویز ہے۔

کاروں پر FED

فنانس ضمنی دوسرے ترمیمی ایکٹ، 2019ء کے ذریعے 1700 سی سی اور اس سے زائد انجن کیپیسٹی کی حامل گاڑیوں پر 10 فیصد کی سرح سے FED متعارف کروائی گی تھی۔ اب تجویز ہے کہ FED کے سکوپ کو وسیع کیا جائے اور اس تناظر میں مندرجہ ذیل slabs متعارف کروائی جا رہی ہیں، 0 سے 1000 سی سی، 2.5 فیصد کی سرح سے، 1001 سی سی سے 2000 سی سی، 5 فیصد کی سرح سے، اور 2001 سی سی اور اس سے زائد پر 7.5 فیصدFED وصول کی جائے گی۔

سگریٹس پر FED میں اضافہ

سگریٹس پر FED متعین ریٹ سے لاگو ہوتی ہے۔ ان سرحوں کو قیمتوں کے لحاظ سے ہر سال بڑھانا پڑتا ہے۔ FED کو مندرجہ ذیل طریقے سے بڑھانے کی تجویز ہے۔ روایتی طور پر سگریٹس کو دو سلیبز میں تقسیم کر کے ٹیکس عائد کیا جاتا ہے لیکن 2017ء میں ایک تیسری سلیب بھی متعارف کروائی گی تھی تاکہ کم قیمت والی غیر قانونی مارکیٹ کو راغب کیا جا سکے ، لیکن اس کے مطلوبہ نتائج export نہیں ہوئے۔ بالائی سلیب پر 4500 روپے فی 1000 سٹکس(sticks) سے بڑھا کر 5200 روپے فی 1000 سٹکس (sticks) تک ٹیکس عائد کیا جارہا ہے زیریں سلیب کے لیے موجود دو سلیبز کو ضم کر کے 1650 روپے فی 1000 سٹکس (sticks) کے لحاظ سے ٹیکس عائد کیا جا رہا ہے۔

تجویز ہے کہ 2018-19ء کے تخمینے 114 ارب روپے کے مقابلے میں 147 ارب روپے کا ہدف حاصل کیا جائے۔ اس حوالے سے قوت برداشت، لچک وغیرہ کا پوری طرح خیال رکھا جائے گا۔

انکم ٹیکس(Income Tax)

جناب سپیکر!

International best practicesسے پتہ چلتا ہے کہ ٹیکسز معاشی لین دین کی ڈاکیومنٹیشن(documentation) کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اس بجٹ کا بنیادی نظریہ یہ ہے کہ معیشت کی ڈاکیومنٹیشن کو فروغ دیا جائے اور ان لوگوں سے ٹیکس وصول کیا جائے جو اسے افورڈ کر سکتے ہیں بجائے اس کے کہ ٹیکس ود ہولڈنگ اور مفروضوں پر مبنی قوانین سے

جمع کیے جائیں۔ جیسا کہ آپ اس فنانس بل میں تجویز کردہ متعدد ترامیم کی صورت میں دیکھیں گے کہ عائد ٹیکس سے بچنے کے نیم قانونی کلچر کو فروغ دینے کی بجائے اس بات کو یقینی بنایا جا رہا ہے کہ وہ تمام لوگ جن پرقانونی طور پر آمدن کے گوشوارے جمع کروانا لازم ہے وہ گوشوارے جمع کروائیں اور قانون کے مطابق قابل ٹیکس آمدن پر ٹیکسز ادا کریں۔ یہ اس ملک کے ٹیکسیشن کے نظریے میں ایک بڑی اور اہم تبدیلی ہے۔ ہمارا اس بات پر پختہ یقین ہے کہ وہ تمام لوگ جن پر ٹیکسز لاگو ہوتے ہیں انہیں گوشوارے جمع کروانے چاہیئں اور واجب الادا ٹیکسز ادا کرنے چاہیئں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم ٹیکس فائلرز پر اضافی بوجھ بھی نہیں ڈالنا چاہتے۔ ہم آمدن کے گوشوارے جمع کروانے کے لیے غیر شخصی بنیادوں پر بہت سادہ اور خودکار طریقہ کار متعارف کروا رہے ہیں۔ ان دو ضروری اقدامات سے ہمارے ٹیکس قانون میں بنیادی نقائص دور ہوں گے۔

مزید برآں بدترین بجٹ پریسر کے باوجود کمپنیوں کے لیے کارپوریٹ ریٹ میں اضافہ نہیں کیا جا رہا تاکہ کارپوریٹائزیشن کو فروغ دیا جا سکے۔ اس بات کو بھی یقینی بنایا گیا ہے کہ کارپوریٹ سیکٹر کے اندر کاروبار کو چلانے والے بزنس میں کی آمدن پر عائد ٹیکس کے ریٹ کو غیر کارپوریٹ سیکٹر میں کاروبار چلانے والے افراد پر عائد ٹیکس ریٹ سے کم رکھا جائے۔

ریلیف کے اقدامات/ کاروبار کرنے کی آسانی

ریفنڈ بانڈز کا اجراء

رکے ہوئے انکم ٹیکس ریفنڈز کے باعث کاروباری افراد کے لیے پیدا ہونے والے کیش کے مسائل کو دور کرنے کے لیے FBR کی FBR ریفنڈ سیٹلمنٹ کمپنی لمیٹڈ کے ذریعے ٹیکس ریفنڈ بانڈز جاری کرنے کی تجویز ہے۔ ایف بی آر FBR ریفنڈ سیٹلمنٹ کمپنی لمیٹڈ کو کو پرومیسری نوٹ جاری کرے گا جس میں ریفنڈ کلیم جمع کروانے والے کی تفصیلات اور اسے واجب الادا ریفنڈ کی رقم کی تفصیلات موجود ہوں گی۔ رواں مالیاتی سال کے دوران اسی طرح کے ماڈل پر سیلز ٹیکس ریفنڈز کے حوالے سے عمل کیا گیا ہے ، اس طریقے سے کاروباری برادری کے خدشات کو کامیابی سے دور کیا گیا ہے۔

گوشوارے جمع کروانے کی مقررہ تاریخ کے بعدATL میں شمولیت

سابقہ حکومت نے قانون میں ایک دفعہ متعارف کروائی ہے جس کے تحت کوئی بھی فرد جس نے مقررہ تاریخ تک ٹیکس گوشوارے جمع نہ کروائے ہوں اس کا نام ٹیکس گزاروں کی فعال فہرست(Active Taxpayers List) میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔ اس طرح کوئی بھی فرد جس نے مقررہ تاریخ کے بعد گوشوارے جمع کروائے ہوں، وہ نان فائلر ہی شمار ہو گا اور اس پر زیادہ ٹیکس ریٹس لاگو ہوں گے، یہ ایک ناانصافی تھی اور اس فرد کے لیے بہت پریشانی کا باعث تھی جو گوشوارے جمع کروانے کے باوجود نان فائلر ہی شمار ہو۔ مقرر ہ تاریخ کے بعد ٹیکس گوشوارے جمع کروانے کے تسلسل کو برقرار رکھنے کے لیے، اے ٹی ایل میں نام شامل نہ ہونے کی سرط کو ختم کیا جا رہا ہے۔

جائیداد کی خریداری پر پابندی کا خاتمہ

سابقہ حکومت نے یہ پابندی عائد کی تھی کہ کسی نان فائلر کے نام پر پچاس لاکھ روپے سے زائد کی جائیداد کو رجسٹر یا ٹرانسفر نہیں کیا جا سکتا۔ یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ جائیداد کی خریداری پر اس پابندی کے مطلوبہ نتائج export نہیں ہوئے، اس کے ساتھ ساتھ اسے عدالت میں قانونی طور پر چیلنج بھی کر دیا گیا ہے۔ اس لیے غیر منقولہ جائیداد کی خریداری پر عائد یہ پابندی ختم کرنے کی تجویز ہے۔

نئے گریجوایٹس کو ملازمت فراہم کرنے والے افراد کے لیے ٹیکس کریڈٹ

حکومت کی اس پالیسی کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ نئے گریجوایٹس کو ملازمت کے مواقع فراہم کیے جائیں، ایسے گریجوایٹس کو ملازمت فراہم کرنے والے افراد کو ایک نیا ٹیکس کریڈٹ دینے کی تجویز ہے۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن سے تصدیق شدہ یونیورسٹیوں اور اداروں سے حال ہی میں گریجوایشن مکمل کرنے والے نوجوانوں کو ملازمت فراہم کرنے والے افراد کو ادا کردہ سالانہ تنخواہ کے حساب سے ٹیکس Rebate دیا جائے گا۔ یہ ٹیکس rebate کاروباری اداروں کی طرف سے اپنے ملازمین کو تنخواہوں کی ادائیگی کی مد میں کلیم شدہ اخراجات کے علاوہ ہو گا۔ ایسے افراد جنہوں نے یکم جولائی 2017ء کے بعد گریجوایشن مکمل کی ہو گی انہیں ٹیکس rebate کے مقصد کے لیے نیا گریجوایٹ تصور کیا جائے گا۔

ریونیو کے اقدامات

تنخواہ دار اور غیر تنخواہ دار افراد کے لیے ٹیکس کی سرحوں میں اضافہ

فنانس ایکٹ 2018ء میں تنخواہ دار اور غیر تنخواہ دار دونوں طرح کے افراد کے لیے ٹیکس کی سرحوں میں نمایاں کمی کی گی تھی۔ اس سے پیشتر قابل ٹیکس آمدن کی کم از کم حد 4 لاکھ روپے تھی۔ فنانس ایکٹ 2018ء کے ذریعے اس کم از کم حد کو تین گنا بڑھا کر 12 لاکھ روپے کر دیا گیا، اس کے نتیجے میں محصولات کی مد میں 80 ارب روپے کا بڑا نقصان ہوا۔ عام طور پر قابل ٹیکس آمدن کی کم سے کم حد اس ملک کی پی کس آمدن کے تناسب سے ہوتی ہے اور اس طرح کے غیر معمولی اضافے کی مثال نہیں ملتی۔ اس لیے تجویز یہ ہے کہ قابل ٹیکس آمدن کی کم سے کم حد پر نظرثانی کر کے اسے تنخواہ دار طبقے کے لیے 6 لاکھ روپے اور غیر تنخواہ دار طبقے کے لیے 4 لاکھ روپے کر دیا جائے۔

تجویز ہے کہ 6 لاکھ روپے سے زائد آمدن والے تنخواہ دار افراد کے لیے 11 قابل ٹیکس slabs 5 فیصد سے 35 فیصد تک کے پروگریسو ٹیکس ریٹس کے ساتھ متعارف کروائے جائیں۔ 4لاکھ روپے سے زائد آمدن والے غیر تنخواہ دار افراد کے لیے آمدن کی آٹھ سلیبز 5 فیصد سے 35 فیصد ٹیکس ریٹ کے ساتھ متعارف کروائے جائیں۔

کمپنیوں کے لیے ٹیکس ریٹ کا 29فیصد پر تعین

فنانس ایکٹ 2014ء سے قبل کمپنیوں کے لیے ٹیکس کی سرح 35 فیصد تھی۔ ٹیکس کی سرحوں میں ٹیکس سال 2014ء سے ٹیکس سال 2018ء تک ہر سال ایک فیصد کمی کر کے اسے 30 فیصد تک لایا گیا۔ کمپنیوں کے لیے ٹیکس ریٹ کو 2018ء میں 30 فیصد سے ٹیکس سال 2023ء میں 25 فیصد تک کم کرنے کی تجویز تھی۔ اس وقت ٹیکس کی سرح 29 فیصد ہے۔ چونکہ ٹیکس ریٹ میں پہلے ہی 35 فیصد سے 29 فیصد تک نمایاں کمی کی جا چکی ہے اور ملک کو معاسی حالات کو بھی مدنظر رکھے ہوئے تجویز ہے کہ کمپنیوں کے لیے ٹیکس ریٹ کو اگلے دو سال کے لیے 29 فیصد پر فکسڈ کر دیا جائے۔

گفٹ کی وصولی آمدن تصور ہوگی

غیر ظاہر کردہ ذرائع آمدن سے اکٹھی ہونے والی دولت کو جواز فراہم کرنے کے لیے استعمال ہونے والے طریقوں میں سے ایک عام طریقہ یہ ہے کہ سرمایہ کاری کو کسی گفٹ کی وصولی

ظاہر کیا جائے۔ اس حوالے سے ڈیٹا کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ انکم ٹیکس گوشواروں کے مطابق تحائف کی مالیت 256 ارب روپے سے بھی زائد ہے۔ اس Loophole کے خاتمے کے لیے تجویز ہے کہ وصول ہونے والے گفٹ کو دیگر ذرائع سےحاصل ہونے والی آمدن کے زمرے میں شامل کیا جائے۔ تاہم قریبی رشتہ داروں سے وصول ہونے والے تحائف پر اس قانون کا اطلاق نہیں ہو گا۔

Brought forward losses اور depreciation کو سپر ٹیکس کے لیے آمدن کے حساب کے وقت شمار نہیں کیا جائے گا

سپر ٹیکس فنانس ایکٹ ، 2015ء کے ذریعے متعارف کروایا گیا تھا۔ یہ تمام بینکنگ کمپنیوں اور ایسے دیگر افراد پر لاگو ہوتا ہے جن کی آمدن 50 کروڑ روپے سے زائد ہو۔ سپر ٹیکس کے لیے واجب الادا رقم کے حساب کے وقت depreciation اور سابقہ کاروباری نقصانات کو شامل نہیں کیا جاتا۔ تاہم بینکنگ کمپنیوں کی صورت میں انہیں شامل کیا جاتا ہے۔ ٹیکس کے حوالے سے ایک جیسے برتاؤ کو یقینی بنانے کے لیے ، تجویز ہے کہ بینکوں کے لیے بھی قانون کو دوسرے اداروں کے مطابق کیا جائے۔

ٹیکس کریڈٹ میں کمی اور ٹیکس سال 2019ء کے بعد اس کا خاتمہ

اس وقت ایسے تمام صنعتی ادارے جو توسیع، وسعت، بیلنسنگ، ماڈرنائزنگ اور تبدیلی کے لیے مشینری خریدنے پر سرمایہ کاری کرتے ہیں انہیں مشینری کی قیمت خرید کے 10 فیصد کے برابر ٹیکس کریڈٹ کی اجازت ہوتی ہے۔ ٹیکس کریڈٹ کی اس سہولت کو فنانس ایکٹ، 2010ء کے ذریعے متعارف کروایا گیا تھا اور یہ 30 جون 2015ء تک دستیاب تھی۔ اگرچہ یہ سہولت پہلے ہی اپنی افادیت کھو چکی تھی پھر بھی سابقہ حکومت نے اس میں 2021ء تک توسیع کر دی تھی۔ ڈیٹا کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ اس ٹیکس کریڈٹ کا دعوی کئی ایسی کمپنیوں کی طرف سے بھی آیا ہے جو ان مراعات کے بغیر بھی مشینری پر یہ سرمایہ کاری کرتیں۔ تجویز ہے کہ ٹیکس سال 2019ء کے لیے ٹیکس کریڈٹ کو مشینری کی قیمت خرید کے 10 فیصد سے کم کر کے 5 فیصد کر دیا جائے۔ اور اس کے بعد اس کریڈٹ کو ختم کر دیا جائے، تاہم اس کریڈٹ کی brought forward ایڈجسٹمنٹ جاری رہے گی اور صنعتوں کو initial depreciation کی سہولت بھی میسر رہے گی۔

ملکی رائلٹی پر ٹیکس کی واپسی

کسی بھی non resident شخص کو رائلٹی کی رقم کی ادائیگی پر ود ہولڈنگ ٹیکس کی کٹوتی کی جاتی ہے۔ تاہم، کسی resident شخص کو رائلٹی کی رقم اداکرنے کی صورت میں ایسا ود ہولڈنگ ٹیکس نہیں کاٹا جاتا ۔ اب مقامی اداروں کی نمو و ترقی میں اضافہ ہوگیا ہے جو رائلٹی سے آمدن حاصل کررہے ہیں لیکن ایسے افراد کی حقیقی آمدن کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔اس کے لیے یہ تجویز ہے کہ رائلٹی کی مجموعی رقم پر 15 فیصد کی سرح سے resident افراد سے ود ہولڈنگ ٹیکس کی کٹوتی کی جائے۔

ریئل اسٹیٹ سیکٹر کے لیے ٹیکس کے نظام کی درستگی

• فی الحال غیر منقولہ جائیداد پر کیپٹل گین کو جائیدادرکھنے کی مدت کی بنیاد پر علیحدہ طورپر ٹیکس لگایا جاتا ہے۔ یہ تجویز دی جاتی ہے کہ کیپٹل گین سے ہونے والی آمدن پرعمومی ٹیکس کی سرح کے مطابق عام ٹیکس کے نظام کے تحت ٹیکس لگایا جائے۔اس کے ساتھ یہ بھی تجویز کیا جا رہا ہے کہ ؛

1. کیپیٹل گین کے لیے خالی پلاٹ کی صورت میں دس سال کے اندر فروخت اور تعمیر شدہ مکان کی صورت میں پانچ سال کے ا ندر فروخت کی مدت مقرر کی جائے۔

2. پہلے سال میں فروخت کی صورت میں عام آمدن کے مطابق ٹیکس لاگو ہو گا۔

3. سال کے بعد فروخت کی صورت میں تین چوتھائی آمدن پر ٹیکس لیا جائے گا۔

• اس وقت اگر غیر منقولہ جائیداد کا ایک خریدار جائیداد کی ڈی سی مالیت اور ایف بی آر مالیت کےمابین فرق پر 3فیصد ٹیکس ادا کرتا ہے تو اس کےلیے ضروری نہیں کہ وہ رقم کے مذکورہ فرق پر سرمایہ کاری کے ذریعے کی وضاحت کرے۔ یہ غیر ظاہر کردہ رقم کو وائٹ کرنے کا ایک مستقل طریقہ ہےجو بین الاقوامی ٹیکس کے اصولوں کے خلاف ہے۔ اس لیے یہ تجویز پیش ہے کہ ایسی رقم پر 3 فیصد کی سرح پر ٹیکس واپس لے لیا جائے۔

• ایف بی آر نے بڑے شہروں میں غیر منقولہ جائیداد کے valuation table متعارف کرائے ہیں۔ بورڈ کی طرف سے مشتہر کردہ سرح اب بھی اصل مارکیٹ قیمت سے کافی کم ہے۔ اس لیے یہ سمجھا جاتاہے کہ غیر منقولہ جائیداد کے لیے ایف بی آر کی سرح اصل مارکیٹ قیمت کے قریب ہو یا تقریبا80 فیصد لےجائے۔ جیسا کہ غیر منقولہ جائیداد کی ایف بی آر مالیت

میں ہونے والے اضافہ سے حقیقی خریدار اور فروخت کنندہ پر ٹیکس لگانے کی سرح میں اضافہ ہوگا۔ یہ تجویز ہے کہ غیر منقولہ جائیداد کی خریداری پر ود ہولڈنگ ٹیکس کی سرح 2فیصد سے 1فیصد تک کم کردی جائے۔

• اس وقت، جائیداد کی خریدار پر ود ہولڈنگ ٹیکس صرف اس صورت میں لگاجاتا ہے جب جائیداد کی مالیت چار ملیں روپے سے زائد ہو۔ اس ٹیکس سے بچنے کے لیے رقم کو توڑکرچار ملیں روپے سے بھی کم کیا جاتا ہے جبکہ جائیداد کی اصل قیمت 4ملیں روپے سے زائد ہوتی ہے۔ اس حد کے غلط استعمال کی روک تھام کے لیے جائیداد کی قیمت کا لحاظ رکھے بغیر خریداری پرود ہولڈنگ ٹیکس لینے کی تجویز دی جا رہی ہے۔

ٹیکس، تشخیص اور فعال ٹیکس گزاروں فہرست میں شامل نہ ہونے والوں کے گوشوارے فائل کرنا

نان فائلرز کے لیے کاروبار کرنے کی زیادہ لاگت کا تصور سب سے پہلے فنانس ایکٹ، 2014 میں متعارف کرایا گیا تھا اور نان فائلرز کے لیے الگ اور زیادہ سرحوں کو مقرر کیا گیا تھا۔ تاہم، اس سے یہ غلط فہمی پیدا ہوگی تھی کہ اب نان فائلر اپی آمدن کے ٹیکس گوشوارے جمع نہ کرانے کا انتخاب کرسکتاہے اور اس طرح زیادہ ٹیکس جمع کرانے سے دستبردار ہوسکتا ہے۔ اگرچہ اس اقدام کا مقصد فائلرز کی تعداد کو بڑھانا تھا لیکن وقت کے ساتھ اس اقدام سے اضافی ریونیو بڑھانے پرتوجہ منتقل ہوگی۔ اس کے علاوہ، ایسے افراد جنھیں اپے گوشوارے جمع کرانے کی ضرورت نہیں تھی یا جنھوں نے ابھی اپنا کاروبار سروع کیا تھا، انھیں بھی زیادہ ٹیکس جمع کرانے سے بچنے کے لیے گوشوارے جمع کرانے کی ضرورت تھی.

اس غلط فہمی کو ختم کرنے کے لیے نان فائلرز زیادہ ٹیکس ادا کرنے اور مخصوص بےقاعدگیوں کو دور کرنے کے ذریعے کسی بھی مصیبت سے بچ سکتے ہیں۔ اس طرح انھیں "نان فائلر" قراردیا جاتا ہے۔ اس کے بجائے، ایک نی اسکیم جو ایسے افراد پر توجہ مرکوز کرتی ہے جن کے نام فعال ٹیکس گزاروں کی فہرست [ATL] میں شامل نہیں، متعارف کرانے کی تجویز دی جاتی ہے. یہ اسکیم اس وقت زیادہ ٹیکس دینے والے نان فائلر کے حوالے سے ایک اہم تبدیلی کی داعی ہے جس میں فعال ٹیکس گزاروں کی فہرست [ATL] میں شامل نہ ہونے پرنہ صرف سرا دی جاتی ہے بلکہ ایسے افراد سے گوشوارے جمع کرانے کے لیے ایک مؤثر طریقہ کار بھی متعارف کرایا جاتا ہے۔ اس ضمن میں "دسویں شیڈول" کے عنوان سے ایک نیا شیڈول

قانون میں متعارف کرانے کی تجویز ہے جس میں ان لینڈ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کا وضع کردہ طریقہ اختیار کرنے کی پیشکش کی جائے گی تاکہ ایسے افراد گوشوارے جمع کرائیں جو آمدن تو کماتے ہیں لیکن اپنی آمدن کے گوشوارے جمع نہیں کراتے۔

مخصوص افراد کے لیے حتمی ٹیکس سے کم ازکم ٹیکس نظام میں منتقلی

موجودہ نظام کے تحت transactions میں شامل لوگوں کو اپنے اصل منافع پر ٹیکس ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس کے بجائے ترسیلات زر پرجمع کردہ یا منہا کردہ ٹیکس کو ان کی ٹیکس کی حتمی ذمہ داری سمجھا جاتا ہے گا۔ چونکہ منہا کردہ ٹیکس ہی حتمی ٹیکس ہوتاہے ، اس لیے ایسے افراد آڈٹ کی جانچ پڑتال سے محفوظ رہتےہیں۔ فی الوقت حتمی ٹیکس کا نظام کمرشل درآمد کنندگان، برآمد کنندگان، اشیاء کے کمرشل سپلائرز، ٹھیکیدار، انعامات سے آمدن کمانے والے افراد، پیٹرولیم مصنوعات کے فروخت کنندگان، بروکریج یا کمیشن سے آمدن حاصل کرنے وا لے لوگ اور ای این جی اسٹیشنز سے کمائی کرنے والے افراد کے لیے دستیاب ہے۔ ایسے افراد کو ٹیکس کے باقاعدہ نظام میں لانے کے لیے ان transactions سے جمع کردہ یا منہا کردہ ٹیکس کو exporters ، انعامات جیسے والوں اور پیٹرولیم مصنوعات کے فروخت کنندگان کے علاوہ کم از کم ٹیکس سمجھا جائے گا۔ یہ اقدام حتمی ٹیکس نظام کو مرحلہ وار نافذ کرنے کی جانب ایک اہم پیش رفت ہے۔

dividend سے آمدن حاصل کرنے والے افراد کے لیے ٹیکس کی شرح

dividend سے آمدن پر ٹیکس کو الگ سے شمار کیا جاتاہے اور یہ عمومی ٹیکس نظام کے تحت آمدن کا حصہ نہیں ہوتاہے۔ منافع سے آمدن کے لیے عمومی شرح 15فیصد ہے جسے بہت کم خیال کیا جاتاہے کیونکہ منافع پر آمدن حاصل کرنے کے لیے اخراجات نہیں کیے جاتے ہیں۔ فی الوقت منافع پر آمدن پر بہت کم شرح سے ٹیکس لگایا جاتاہے کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ کمپنیاں پہلے ہی مکمل شرح سے ٹیکس ادا کرتی ہیں۔ تاہم ایسی کمپنیاں جو مستثنی ہیں یا دستیاب ٹیکس کریڈٹ اور الاؤنس کی وجہ سے کوئی ٹیکس ادا نہیں کرتیں۔

ان کے لیے یہ تجویز کیا جاتاہے کہ ایسی کمپنیوں سے حاصل کردہ منافع سے آمدن پرعمومی ٹیکس کے برعکس 25فیصد ٹیکس لگایا جا سکتاہے۔

عمارات پر initial depreciation کی واپسی

عمارات کی عمومی زندگی کا دورانیہ تیس سال سے زیادہ ہوتاہے۔ تاہم ہرسال 10فیصد کی سرح سے عمارات کی فرسودگی کی اجازت دی جاتی ہے اور پہلے سال initial depreciation کی 15فیصد کی اجازت بھی دی گی ہے۔ اس طرح عمارت کی کل لاگت کا 25فیصد فرسودگی کے طورپر پہلے سال کلیم / دعوی کیاجاتاہے جو عمارات کی اصل اورعمومی زندگی کے مکمل طورپربرعکس ہوتاہے۔ اس لیے یہ تجویز دی جاتی ہے کہ عمارات پر initial depreciation کے الاؤنس کو ختم کر دیا جائے۔

قرض پر منافع کی آمدن پر ٹیکس

فی الحال قرض پر منافع کی آمدن پر علیحدہ سے پانچ ملین ، پانچ سے پچیس ملین اور پچیس ملین سے زائد قرض پر منافع پر بالترتیب 10فیصد، 12.5فیصد اور15 فیصد کی سرح پر ٹیکس لگایا جاتاہے۔ متعلقہ منافع پر 15فیصد، 17.5فیصد اور20 فیصد کی سرح سے نظر ثانی کرنے کی تجویز ہے۔

قرض پر منافع کی کٹوتی کی سرح پر بھی نظر ثانی کر کے 10فیصد سے 15 فیصد اضافہ کرنےکی تجویز ہے۔ مزید برآں مذکورہ بالا الگ سرحوں کا 36ملین روپے تک قرض پر منافع پر اطلاق ہوگا اور36 ملین روپے سے زائد قرض پر منافع کی رقوم کو کل آمدن کا حصہ ہونےکی اور عمومی سرح پر ٹیکس لگے گا۔

ڈیلر کے ذریعے منافع منتقل کرنے سے اجتناب کرنے کے اقدامات

یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ مینوفیکچرز اپنے ساتھیوں کو کمیشن ایجنٹس/ڈیلرز مقررکرتے ہیں جنھیں وہ اپنے اصل ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری سے اجتناب کرنے کے لیے زائد کمیشن کی شکل میں اپنے منافع کی رقم منتقل کرتےہیں۔ اس لیے تجویز ہےکہ سپلائیر کی کل رقم کے 0.2 فیصد سے زائد ادا کردہ کمیشن کی رقم کی اجازت نہیں ہوگی جب تک یہ ڈیلر سیلز ٹیکس ایکٹ 1990 کے تحت رجسٹرڈ نہ ہو۔

10ملین سے 5ملین روپے کی غیر ملکی ترسیل کے ذریعے سرمایہ کاری کے ذریعہ کی وضاحت نہ کرنے کی حد میں کمی

فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے 10 ملین روپے کی حد عائد کی گی تھی تاکہ foreign transactions کی صورت 10ملین روپے کے sourcesپوچھنے کی اجازت نہیں تھی۔ چونکہ عام مزدوروں کی remittances کا حجم بہت کم ہوتا ہے،اس لیے یہ تجویز ہے کہ foreign remittances کے ذریعے سرمایہ کاری کے ذریعہ کی وضاحت کرنے کے لیے حد 10 کروڑ سے 5 کروڑ روپے کی جا ئے۔

بینکنگ اور انشورنس کمپنیوں کی اصلاحات

بینکنگ اور انشورنس کے نظام میں تبدیلیاں لائی جا رہی ہیں، جس کی وجہ سے حکومت کو ان سیکٹرز کی حقیقی آمدن پر ٹیکس لگانے میں مدد ملے گی۔

Corrective measures

بینکنگ دستاویز کے ذریعے جائیداد کی خریداری

جائیداد کی خریداری یا فروخت کے لین دین کی اصل قیمت جاننے کے لیے یہ تجویز دی جاتی ہے کہ غیر منقولہ جائیداد کی صورت میں 5ملین روپے سے زائد اور منقولہ جائیدا کی صورت میں ایک ملین یا اس سے زائد کی جائیدادکے لیے ضروری ہو گا کہ اسے بینک چیک کے ذریعے سے خریدا جائے۔اور اس سرط کے خلاف ورزی کی صورت میں ایسے اثاثوں پر depreciation بھی دستیاب نہیں ہوگی اور capital gain کے لیے اس کی قیمت خرید کو صفر تصور کیا جائے گا۔

گوشوارے جمع نہ کرانے پر قانونی کارروائی

قانونی کارروائی کے عمل کو آسان بنانے کی تجویز ہے۔ یہ بھی تجویز دی جاتی ہے کہ قانونی کارروائی کے لیے سپیشل جج کی عدالت میں مقدمہ کیا جائے اور مذکورہ شخص کی گرفتاری بھی ممکن ہوسکے گی۔

مخصوص شعبہ جات کے لیے سادہ اور آسان ٹیکس گوشوارے

ٹیکس بیس کو وسیع کرنے کے لیے معیشت کے مخصوص شعبہ جات کی جانب سے گوشوارے جمع کرانے اور قابل ادا ٹیکس کے تعین کے حوالے سے قواعد و ضوابط کو آسان اور سادہ بنانے کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے لیے ایک نئے شعبہ کے قیام کے تجویز ہے جو ٹیکس کے دائرہ کار اور ادائیگی، ریکارڈ کیپنگ کے لیے مخصوص قواعد و ضوابط کی صراحت کرے، چھوٹے کاروبار، تعمیراتی کاروبار، میڈیکل پریکٹیشنرز، ہسپتال، تعلیمی ادارے اور وفاقی حکومت کی جانب سے بتائےگئےکسی بھی شعبہ کے حوالے سے گوشوارے جمع کرانے اور تشخیص کے لیے طریقہ کار وضع کیا جا سکے گا۔

100 فیصد ٹیکس کریڈٹ کا دعوی کرنے کے لیے ٹرسٹ اور ویلفیئر اداروں کی منظوری

مخصوص سرائط کی تکمیل کے بعد غیر منافع بخش تنظیموں، ٹرسٹ اور ویلفیئر اداروں کو سو فیصد ٹیکس کریڈٹ دینے کی اجازت ہے۔ قانون کے تحت کمشنرکے ذریعے منظور شدہ غیر منافع بخش تنظیموں (NPOs) کو 100 فیصد ٹیکس کریڈٹ دینے کی اجازت ہے۔ جب NPOs کی منظوری کی سرط موجود ہو تو ٹرسٹ اور ویلفیئر اداروں کے لیے ایسی سرط کا اطلاق نہیں ہوتا۔ یہ تجویز دی جاتی ہےکہ ٹرسٹ اور ویلفیئر اداروں کو چاہیے کہ وہ 100 فیصد ٹیکس کریڈٹ کی سہولت حاصل کرنے کے لیے NPO Status کی منظوری حاصل کریں۔

خود مختار چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سے موازنہ کے ڈیٹا کا حصول

Transfer pricing کا ایک عمومی طریقہ ہے جس میں sister کمپنیوں کے ذریعہ سے منافع کم ظاہر کیا جاتاہے ۔ ایسی صورت حال میں‌لین دین میں اصل مارکیٹ کی قیمت کو یقینی بنانے کے لیے ڈیٹا کا جامع موازنہ کرنے کی ضرورت ہے۔ چونکہ اس قسم کا ڈیٹا آسانی سے دستیاب نہیں ہوتا، اس لیے تجویز یہ ہے کہ کمشنر کو ایک خود مختار چارٹر اکاؤنٹنٹ فرم سے ایسا ڈیٹا حاصل کرنے کے لیے اختیار دینا چاہیے۔

AOP کے رکن سے AOP کے ٹیکس کی وصولی

موجودہ قانون کے تحت افراد کی ایسوسی ایشن کے ایک رکن کی جانب سے قابل ادا ٹیکس ایسوسی ایشن سے وصول کیا جاسکتا ہے۔ اس کے برعکس، افراد کی ایسوسی ایشن کی طرف سے قابل ادا ٹیکس اس کے رکن سے وصول نہیں کیا جاسکتا۔ ٹیکس کی وصولی کو یقینی بنانے

کے لیے یہ تجویز ہے کہ جہاں افراد کی ایسوسی ایشن کی جانب سے قابل ادا ٹیکس کسی بھی فرد سے وصول کیا جاسکتا ہے جو ایسوسی ایشن کا رکن ہو۔

آڈٹ اور تشخیص کی علیحدگی

یہ تجویز پیش کی جاتی ہے کہ آڈٹ کی تکمیل اور آڈٹ رپورٹ کے اجراء کے عمل کو آڈٹ کی بنیاد پر آمدن کی تشخیص سے علیحدہ کیا جاسکتاہے۔ قانون کے تحت آڈٹ اور تشخیص کی شرائط کو الگ کرنے کے ذریعے یہ تجویز دی جاتی ہے کہ آڈٹ اور تشخیص کے فرائض کار الگ اور خودمختار افسران کے ذریعے انجام دیئے جائیں گے تاکہ ٹیکس گزاروں سے غیر جانبدار رویہ کو یقینی بنایا جائے۔

کاروبار میں شریک افراد کے لیے کاروباری لائسنس

فی الوقت صرف ٹیکس گزاروں کو چاہیے کہ وہ ٹیکس کے مقاصد کے تحت بورڈ سے رجسٹرڈ ہوں۔ کاروبارسے آمدن حاصل کرنے والے افراد جو ٹیکس کے زمرے میں نہیں آتے، انھیں رجسٹرڈ ہونے کی ضرورت نہیں۔ ایک قابل اعتماد ڈیٹا بیس تشکیل دینے کے لیے یہ تجویز دی جاتی ہے کہ کاروبار سے آمدن کمانے والے ہر ایک شخص حتیٰ کہ ٹیکس سے زمرے سے کم ہو، اسے چاہیے کہ وہ نادرا سہولت مراکز کے ذریعے بورڈ سے کاروباری لائسنس حاصل کریں۔ واضح رہے کہ اس اقدام کا مقصد کم آمدن والے کاروبار سے گوشوارہ اور ٹیکس لینا نہیں بلکہ قومی معیشت کی documentation کرنا ہے۔